روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 27 ستمبر 2011ء 28 شوال 1432 ہجری 27 تبوک 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 221

سچے مومن

مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کبھی شک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں۔

(سورۃ الحجرات :16)

جو باتیں میں نے اجتماعات میں کہیں انہوں نے سعید فطرت احمدیوں کو جھنجھوڑا ہے یہ احمدی کی خوبی ہے

اپنے قول وفعل کو بیعت کا حقدار بنانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے

جب اچھی عادت تم نے اپنے اندر پیدا کر لی تو اسے مستقل اپنی زندگی کا حصہ بناؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ستمبر 2011ء بمقام بادگروس گیراؤ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/ستمبر 2011ء کو گروس گیراؤ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو انگریزی، فرنچ، جرمن، عربی اور بنگالی تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا تذکرہ، نصیحتوں پر عمل، اچھی عادتوں کو اپنانا اور آخری زمانے میں مسیح موعود کے آنے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے موضوعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا۔ خدا کے فضل سے گزشتہ ہفتہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماعات منعقد ہوئے اور ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دکھانے کا باعث ہوئے۔ جو باتیں میں نے ان کو کہیں انہوں نے ان کے اندر کی سعید فطرت کو جھنجھوڑا ہے اور یہی ایک احمدی کی خوبی ہے کہ جب بھی ان کو نصیحت کی جائے، یاددہانی کروائی جائے وہ اس پر کان دھرتے ہیں۔ فرمایا پس ذیلی تنظیمیں یاد رکھیں کہ سننے والوں پر اگر اثر ہوا ہے تو یہ لوہا گرم ہے۔ اس کو اس مزاج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس مزاج کو پیدا کرنے کیلئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ حضور انور نے ایم ٹی اے پر حضور کے خطابات سن کر احباب جماعت اور اطفال کے جذبات بیان فرمائے۔ حضور انور نے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا والدین کو مستقل اپنے بچوں کو یاددہانی کروانے کی ضرورت ہے کہ جب ایک اچھی عادت تم نے اپنے اندر پیدا کر لی ہے تو پھر اسے مستقل اپنی زندگی کا حصہ بناؤ۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں ہمارے لئے عارضی خوشیاں کوئی خوشیاں نہیں بلکہ جب تک ہماری خوشیاں، ہماری نیکیاں ہمارے اندر پاک تبدیلیاں ہمارے اندر مستقل رہنے کا ذریعہ نہیں بنتیں ہم چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔

حضور انور نے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع پر عورتوں کے نظم وضبط اور انہماک سے حضور کا خطاب سننے پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانے میں مسیح موعود کے آنے اور دین کے کمال کو پہنچنے سے متعلق تفصیلی امور بیان فرمائے۔ فرمایا جرمن جماعت کو جہاں احمدیت کا پیغام جرمنی میں پہنچانے کا موقع مل رہا ہے وہاں ایک نمائش کے ذریعہ 2 سال سے جرمنی سے ہی چین جا کر چینی زبان میں جماعت کا پیغام اور لٹریچر چینیوں تک پہنچانے کا موقع ملا ہے۔ یہ اس زمانے کے مبارک ہونے کی نشانی ہے کہ کس طرح حق کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو موقع عطا فرما رہا ہے ان کو ایک خاص فضل الٰہی سمجھ کر ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ پس اس فضل الٰہی کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔ فرمایا اپنے قول وفعل کو اپنی بیعت کا حقدار بنانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا پس ہم خوش قسمت ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مان کر جنت کی حقیقت کا پتہ لگایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ادراک حاصل کیا ہے۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پیش فرمائے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 12/مئی 2006ء میں فرماتے ہیں:۔

''بچوں کو نمازوں کی عادت ڈالنے کے بارے میں حکم ہے...... ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ صرف فرض پورا کرنے کے لئے عادت نہ ڈالیں بلکہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ کر دیں تا کہ وہ یہ سمجھ کر نماز پڑھنے والے ہوں کہ یہ ہمارے فائدے کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہی ہماری دنیا و آخرت کی بقا ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آپ والدین خود بھی اللہ تعالیٰ سے خالص تعلق نہ جوڑیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کی عمر کے بچے کو نماز پڑھنے کی تلقین کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور فرمایا کہ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو...... تو نماز نہ پڑھنے پر سختی آپ لوگ اس وقت کر سکتے ہیں جب کہ خود آپ کے عمل ہی ایسے ہوں جو بچوں کے لئے نمونہ ہوں۔ نمازیں اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھی جانے والی ہوں نہ کہ دنیاوی اغراض کے لئے۔ اور جب اس طرح نمازیں پڑھی جائیں گی تو وہ جہاں آپ کو اور آپ کے بچوں کو اللہ کا قرب دلانے والی ہوں گی اور دنیا و آخرت سنوارنے والی ہوں گی وہاں معاشرے میں بھی اس پاک تبدیلی کا اثر نظر آئے گا۔ آپ کے دلوں کے کینے اور بغض بھی نکلیں گے۔ اور اس طرح سے ہر ایک کو جماعت کے وقار کو اونچا کرنے کی بھی فکر رہے گی۔ معاشرے میں بھی نیک اثر قائم ہوگا۔''

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 236)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

برکات رمضان اور قبولیت دعا کے متعلق روح پرور ارشادات

احمدی ہونے کے بعد ،بیعت میں آنے کے بعد اس روح کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی جو حقیقی عبدرحمان میں ہونی چاہیے

دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کے لئے آخری امید گاہ اور علاج ہے

آج دنیا کو آفات سے بچانے اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے

ہماری نمازیں، ہمارے روزے صرف رمضان کے مہینے تک ہی محدود رہنے کے جوش ہوں نہ ہوں بلکہ اس نیت سے ہوں کہ جو تبدیلی ہم نے پیدا کرنی ہے اسے دائمی بنانا ہے۔

دنیا کو آج فسادوں سے بچانے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے صرف ایک ہتھیار کی ضرورت ہے اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12راگست 2011ء بمطابق 12ظہور 1390ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔مورڈن۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد،تعوذ،سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس آیت کا ترجمہ ہے، اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

دنیا کو آج جتنی خدا کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے اتنا ہی یہ خدا سے دور جا رہی ہے۔ یعنی اس دنیا میں بسنے والا انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اسے جس قدر دنیا کے فسادوں اور ابتلاؤں سے بچنے کے لئے اور پھر اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے، اُسی قدر اس تعلق میں کمزوری ہے۔ خدا سے تعلق جوڑنے کا دعویٰ کرنے والے بھی اُن لوازمات کی طرف توجہ نہیں دے رہے یا دینے کی کوشش نہیں کر رہے یا اُن کو یہ پتہ ہی نہیں کہ خدا سے تعلق جوڑنے کے لئے صرف ظاہری ایمان اور ظاہری عبادت ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُس روح کی تلاش کی ضرورت ہے جو ایمان اور عبادات کی گہرائی تک لے جاتی ہے۔ یہ تو ایمان کا دعویٰ کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا دعویٰ کرنے والوں کا حال ہے۔ لیکن دنیا کا ایک بہت بڑا طبقہ ہے (تقریباً تین چوتھائی آبادی) جس نے یا تو خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر شریک کھڑے کر کے اپنے آپ کو شرک میں مبتلا کیا ہوا ہے یا پھر خدا کی ہستی پر یقین ہی نہیں ہے۔ خدا کے وجود کے ہی انکاری ہیں، اور نہ صرف آپ خود انکاری ہیں بلکہ ایک دنیا کو بھی گمراہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑ رہے۔ لیکن اس تمام صورتحال میں ایک چھوٹا سا طبقہ ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے وعدے پر یقین کرنے والا، اُس پر ایمان رکھنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے اور اللہ تعالیٰ کے آپؐ سے وعدوں کے پورا ہونے کی تصدیق کرنے والا ہے۔ جو اس بات پر یقین کرتا ہے اور رکھتا ہے کہ اس زمانہ میں جب دنیا اپنے پیدا کرنے والے اور اس زمین و آسمان کے خالق کو بھول رہی ہے یا اُس کی ہستی کا مکمل فہم و ادراک نہیں رکھتی، اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے اظہار کے لئے، زمانے کو فساد کی حالت سے نکالنے کے لئے، بندے کو خدا کے قریب کرنے کے لئے ایک امام الزمان کو بھیجا ہے اور یہ طبقہ یا گروہ یا جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

احمدیوں کا ہے۔لیکن کیا اس پر ایمان اور اس یقین پر قائم ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجنے والے کو بھیج دیا، کافی ہے؟ اور اب وہ آنے والا یا اُس کے چند حواری ہی خالق و مخلوق کا تعلق جوڑنے اور دنیا کے فسادوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے؟ اگر ہم احمدیوں کی یہ سوچ ہے تو ہماری سوچ بھی اُن لوگوں کے قریب ہے جو صرف ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے اور عبادتوں کا دعویٰ کرنے والے ہیں، لیکن عمل سے دور ہیں۔اگر ہماری اپنی حالتوں پر نظر نہیں، اگر ہم اپنے خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے نہیں۔اگر ہم اپنی نسلوں اور اپنے ماحول کو اِس آنے والے کے پیغام سے روشناس کروانے والے نہیں اور اُس سے آگاہی دلانے والے نہیں تو پھر ہم نے بھی پا کر کھو دیا۔ ہم نے دنیا کی دشمنیاں بھی مول لیں اور خدا کو بھی نہ پایا۔پس احمدی ہونے کے بعد، حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کے بعد اُس روح کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی جو ایک حقیقی عبدِ رحمان میں ہونی چاہئے۔اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے آئے تھے اور جن کے............نکل جانے کی خبر جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ............فکر پیدا ہوئی، تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو پریشان دیکھتے ہوئے اور آپ کی دعاؤں کو............قبول کرتے ہوئے فرمایا............(الجمعۃ:3-4)۔اور اِن کے سوا ایک دوسری قوم بھی ہے جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی یہ کہہ کر دور فرما دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُس جاہل اور مشرک قوم کو باخدا انسان بنا دیا تھا، جس طرح عیاشیوں میں پڑے ہوئے اور خدا کے وجود سے بے بہرہ عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے بن گئے تھے اسی طرح اُمّت کے بگڑنے کے باوجود آخَرِیْن میں تیرا ایک عاشقِ صادق پیدا کر کے اُس کے ذریعہ پھر وہ عباد الرحمٰن بناؤں گا جو میری بندگی کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! گو ایک عارضی زوال تو ہوگا لیکن غالب اور حکمت والے خدا نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ اب دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام انسانیت کے لئے نجات کا دین ہے، اب دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کے لئے آخری امید گاہ اور علاج ہے۔اب اس دین نے ہی اپنی خوبصورتی دکھا کر دنیا کے دینوں پر غالب آنا ہے۔اب اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے مسیح (موعود) اور اُس کے ماننے والوں نے ہی کردار ادا کرنا ہے۔پس اللہ تعالیٰ جو ربّ العالمین ہے، اُس نے اشرف المخلوقات کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے، خیرِ اُمّت کو اُس کا مقام دلانے کے لئے یہ سامان فرمایا اور آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔............۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ ربّ العالمین کی ربوبیت کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے قول ربّ العالمین میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اُسی کی طرف سے ہے اور اس زمین پر جو بھی ہدایت یافتہ جماعتیں ہیں یا گمراہ اور خطاکار گروہ پائے جاتے ہیں وہ سب عالَمین میں شامل ہیں۔کبھی گمراہی، کفر، فسق اور اعتدال کو ترک کرنے کا عالم بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ زمین ظلم و جور سے بھر جاتی ہے اور لوگ خدائے ذوالجلال کے راستوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔نہ وہ عبودیت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور نہ ربوبیت کا حق ادا کرتے ہیں۔زمانہ ایک تاریک رات کی طرح ہو جاتا ہے اور دین اس مصیبت کے نیچے روندا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک اور ''عالم'' لے آتا ہے تب یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل جاتی ہے اور ایک نئی تقدیر آسمان سے نازل ہوتی ہے اور لوگوں کو عارف دل (یعنی پہچاننے والے دل) اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے ناطق زبانیں (بولنے والی زبانیں) عطا ہوتی ہیں۔پس وہ اپنے نفوس کو خدا تعالیٰ کے حضور ایک پامال راستے کی طرح بنا لیتے ہیں اور خوف اور امید کے ساتھ اُس کی طرف آتے ہیں۔ایسی نگاہ کے ساتھ جو حیاء کی وجہ سے نیچی ہوتی ہیں اور ایسے چہروں کے ساتھ جو قبلہ حاجات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں (اُس طرف متوجہ ہوتے ہیں جہاں سے اُن کی حاجتیں پوری ہونی ہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔) اور بندگی میں ایسی ہمت کے ساتھ جو بلندی کی چوٹی کو دستک دے رہی ہوتی ہے۔ایسے وقتوں میں اُن لوگوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے جب معاملہ گمراہی کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے اور حالت کے بدل جانے سے لوگ درندوں اور چوپاؤں کی طرح ہو جاتے ہیں تو اُس وقت رحمت الٰہی اور عنایت ازلی تقاضا کرتی ہے کہ آسمان میں ایسا وجود پیدا کیا جائے جو تاریکی کو دور کرے اور ابلیس نے جو عمارتیں تعمیر کی ہیں اور خیمے لگائے ہیں اُنہیں منہدم کر دے۔تب خدائے رحمان کی طرف سے ایک امام نازل ہوتا ہے تا کہ وہ شیطانی لشکروں کا مقابلہ کرے۔اور یہ دونوں رحمانی اور شیطانی لشکر برسرِ پیکار رہتے ہیں اور ان کو وہی دیکھتا ہے جس کو دو آنکھیں عطا کی گئی ہیں۔یہاں تک کہ باطل کی گردنوں میں طوق پڑ جاتے ہیں اور امور باطلہ کی سراب نما دلیلیں معدوم ہو جاتی ہیں۔پس وہ امام دشمنوں پر غالب اور ہدایت یافتہ گروہ کا مددگار رہتا ہے۔ہدایت کے علم بلند کرتا ہے اور پرہیزگاری کے اوقات و اجتماعات کو زندہ کرنے والا ہوتا ہے۔یہاں تک کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ اُس نے کفر کے سرغنوں کو قید کر دیا ہے اور اُن کی مشکیں کس دی ہیں اور اس نے جھوٹ اور فریب کے درندوں کو گرفتار کر لیا ہے اور ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور اُس نے بدعات کی عمارتوں کو گرا دیا ہے اور اُن کے گنبدوں کو توڑ پھوڑ دیا ہے''۔

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد نمبر18 صفحہ131تا134) (ترجمہ از تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ92تا94)

یہ عظیم انقلاب جس کا بیان آپ نے فرمایا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آ گیا، کیا یہ عارضی انقلاب تھا؟ یہ وقتی ''عالم'' تھا جو پیدا ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم الانبیاء تھے۔آپؐ کا زمانہ تو تا قیامت قائم رہنے والا زمانہ ہے۔

............اس بات کو کھولتے ہوئے حضرت مسیح موعود پھر آگے فرماتے ہیں:

''پھر اللہ پاک ذات نے اپنے قول ربّ العالمین میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور آسمانوں اور زمینوں میں اُسی کی حمد ہوتی ہے۔اور پھر حمد کرنے والے ہمیشہ اُس کی حمد میں لگے رہتے ہیں اور اپنی یادِ خدا میں محو رہتے ہیں۔اور کوئی چیز ایسی نہیں مگر ہر وقت اُس کی تسبیح و تحمید کرتی رہتی ہے۔اور جب اُس کا کوئی بندہ اپنی خواہشات کا چولہ اُتار پھینکتا ہے، اپنے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اور اُس کی راہوں اور اُس کی عبادات میں فنا ہو جاتا ہے۔اپنے اس ربّ کو پہچان لیتا ہے جس نے اپنی عنایات سے اُس کی پرورش کی۔وہ اپنے تمام اوقات میں اُس کی حمد کرتا ہے اور اپنے پورے دل بلکہ اپنے (وجود کے) تمام ذرات سے اُس سے محبت کرتا ہے تو اُس وقت وہ شخص عالمین میں سے ایک عالم بن جاتا ہے۔اسی لئے اعلم العالمین کی کتاب (قرآن کریم) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام اُمّت رکھا گیا۔اور عالمین سے ایک عالم وہ بھی ہے جس میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے۔ایک اور عالم وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے طالبوں پر رحم کر کے آخری زمانے میں مومنوں کے ایک دوسرے گروہ کو پیدا کرے گا۔اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام لَہُ الْحَمْدُ............(القصص:71)

............پس عبد کامل کی کامل پیروی اور اُس کے عشق و محبت کی انتہا کی وجہ سے اپنی خواہشات کا چولہ اُتار پھینکنے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ

نے آخری زمانہ میں مسیح موعود کو مبعوث فرمایا جنہوں نے پھر ہمیں اللہ تعالیٰ سے عشق و وفا اور عبودیت کے راستے دکھائے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے وہ انقلاب پیدا فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے منکر اور مشرک باخدا انسان بن گئے اور پھر انہوں نے دنیا کو بھی یہ پیغام دے کر قوموں اور ملکوں کو خدائے واحد و یگانہ کا عبادت گزار بنا دیا ہے لیکن پھر خدا تعالیٰ کو بھولنے اور دنیا داری میں پڑنے کی وجہ سے اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول کر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے محروم کر دیئے گئے۔ بیشک اُس اندھیرے دَور میں بھی کہیں کہیں اس روحانی نظام کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے مقامی طور پر اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو کھڑا کرتا رہا ....صرف ایمان کا دعویٰ تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے ہم دوسروں سے اپنے آپ کو ممتاز سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود آئے اور (-) کی نشأۃ ثانیہ کا عظیم کام کر گئے۔ آپ کے (-) میں سے وہ عباد الرحمٰن پیدا ہوئے جو صاحبِ رؤیا وکشوف تھے۔ وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے عبد بننے کا حق ادا کیا۔ پس گو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی آخرین کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر آپ کے (-) کو وہ مقام ملا جس نے اُن کو پہلوں سے ملایا، لیکن اب یہ نظام اور جماعت کی ترقیات کی پیشگوئیاں تا قیامت ہیں۔ ہم جب بڑے فخر سے اس کا ذکر کرتے ہیں تو صرف ذکر کافی نہیں ہے، ہمیں اس انقلاب کا حصہ بننے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنا ہوگا۔ صرف اپنے بزرگوں کے حالات پر ہم خوش نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اُس تسلسل کو بھی قائم رکھنے کی ضرورت ہے جو انقلاب کی صورت میں (-) حضرت مسیح موعود کی زندگیوں میں ہمیں نظر آتا ہے۔ آج دنیا کو آفات سے بچانے اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔ پس اس کے لئے ہم جب تک انفرادی اور اجتماعی کوشش نہیں کریں گے، ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، ہم احمدِ ثانی کے حقیقی ماننے والوں میں شامل ہونے والے نہیں کہلا سکتے۔ اور ہم یہ ذمہ داری ادا نہیں کر سکتے جب تک ہم اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے وہ عباد بننے کی کوشش نہیں کرتے جو فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ کا عملی مظاہرہ کرنے والے ہیں۔ جو وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ کی عملی تصویر بنتے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہماری حالتوں کو سنوارنے کے لئے ایک اور رمضان المبارک سے گزرنے کا ہمیں موقع عطا فرمایا جس میں خدا کا قرب پانے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر لبیک کہنے، ایمان میں ترقی کرنے کے راستے مزید کھل جاتے ہیں۔ پس ہم میں سے وہ لوگ خوش قسمت ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے پیار سے کہے گئے اس لفظ 'عِبَادِیْ' ''یعنی میرے بندے'' کا اس رمضان میں اعزاز پانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ہم ایک شوق، ایک لگن سے اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود اس مہینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے''۔ فرمایا ''صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 561 مطبوعہ ربوہ)

دلوں کو روشنی بخشنے کے لئے یہ مہینہ بڑا اعلیٰ مہینہ ہے۔ کیوں اعلیٰ ہے؟ اس کی ذاتی حیثیت تو کوئی نہیں ہے۔ جس طرح باقی مہینے انتیس یا تیس دن کے ہیں اُسی طرح یہ مہینہ بھی ہے۔ لیکن یہ مہینہ اس لئے عمدہ مہینہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں دو عبادتوں کو اکٹھا کیا ہے اور اپنے بندوں کو انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یا موقع دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

''تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے (دوری ہو جائے) اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 562-561 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہمارا وہ مقصود ہے جسے ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ رمضان میں دو عبادتیں جمع ہو گئیں، جیسا کہ میں نے کہا، نماز بھی اور روزہ بھی۔ پس رمضان میں اپنی نمازوں کی بھی خاص حالت بنانے کی ضرورت ہے جس سے ایسا تزکیہ حاصل ہو جو نفس کی برائیوں اور شہوات سے اتنا دور کر دے کہ پھر ہم فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کی آواز سن سکیں۔ ہماری نمازیں، ہمارے روزے صرف رمضان کے مہینے تک ہی محدود رہنے کے جوش میں نہ ہوں بلکہ اس نیت سے ہوں کہ جو تبدیلی ہم نے پیدا کرنی ہے، اُسے دائمی بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر ہمیشہ لبیک کہنے والا رہنا ہے۔ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کرنا ہے۔ یہ سب کچھ یہ سوچ کر کرنا ہے کہ آج ہماری بقا بھی اس میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بنیں اور دنیا کی بقا بھی ہم سے وابستہ ہے۔ ہم خود اندھیروں میں ہوں گے تو دنیا کو کیا راستہ دکھائیں گے؟۔ ہم خود عِبَادِیْ کے لفظ کی گہرائی سے نا آشنا ہوں گے تو دوسروں کو عباد اللہ بننے کے لئے کیا راہنمائی کریں گے؟.................. یہی سوال مومنین کی جماعت سے آج دنیا کا ہے۔ پس مومنین کی جماعت اُس وقت اس کا صحیح جواب دے سکتی ہے جب جماعت کا ہر فرد اُس معیار کو حاصل کرنے والا ہو جو لبیک کہنے والوں اور ایمان لانے والوں کا ہونا چاہئے، ایمان میں ترقی کرنے والوں کا ہونا چاہئے۔ جب خدا تعالیٰ بھی ہماری پکاروں کا جواب دے رہا ہو گا، جب ہمیں فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کا صحیح ادراک حاصل ہوگا۔ آج دنیا میں ہر جگہ فساد ہی فساد نظر آ رہا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب، (-) ممالک ہوں یا عیسائی ترقی یافتہ ممالک، ایک بے چینی نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے۔ اور گزشتہ دنوں اسی ملک میں جو توڑ پھوڑ اور بے چینی کا اظہار کیا گیا ہے اُس نے ان لوگوں کی بھی آنکھیں کھول دی ہیں کہ صرف غریب ملکوں کا امن ہی خطرے میں نہیں ہے، ان لوگوں کا امن بھی خطرے میں ہے۔ پس اس کا ایک ہی علاج ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کا عبد بنایا جائے لیکن کس طرح؟ ہمارے پاس تو کوئی طاقت نہیں ہے اور نہ ہی کسی دنیاوی طاقت کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پہچان کروائی جا سکتی ہے۔ دنیا کی حالت کو سنوارنے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے جو اس زمانہ کے امام نے ہمیں بتایا ہے کہ جہاں اس امن کا پیغام پہنچاؤ وہاں دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی چاہو۔ دعاؤں کی طرف زیادہ زور دو۔ جہاں کوششیں کرو وہاں کوششوں سے زیادہ دعاؤں پر انحصار کرو۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور دعاؤں کی قبولیت اُنہیں ہی ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنیوالے اور اللہ پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنے والے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے جو طریق حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتائے ہیں، اُن میں سے بعض کو مختصراً پیش کرتا ہوں۔ وہ کونسی باتیں ہیں جن پر لبیک کہلوا کر، اللہ تعالیٰ دعاؤں کے سننے اور جواب دینے کا فرماتا ہے۔ وہ کس قسم کا ایمان ہے جو ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے بندے اور خدا کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ ایک شرط جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہے کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 535 مطبوعہ ربوہ)۔ خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت ہر وقت اُس کے سامنے رہے۔ ہر وقت یہ سامنے رہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ میرا ہر حرکت و سکون اُس کے سامنے ہے۔ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو۔ جسمانی اعضاء بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق عمل کرنے والے ہوں اور تمام اخلاق اور مخلوق سے تعلق بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو۔ اور یہی اصل تقویٰ ہے کہ انسان کی آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ، پاؤں سب وہ حرکت کر رہے ہوں جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہیں۔ اور یہ اُس وقت ہوسکتا ہے جب خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

کے وجود پر کامل یقین پیدا کرو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ایک اہم بات یہ بھی فرمائی کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین ضروری ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 522 مطبوعہ ربوہ) پھر اس بات پر یقین کہ اگر خدا تعالیٰ ہے اور یہ زمین و آسمان اور یہ کائنات اور تمام کائناتیں اور ہر وہ چیز جس کا ہمیں علم ہے یا نہیں، اُس کا پیدا کرنے والا خدا ہے اور صرف پیدا کرنے والا ہی نہیں بلکہ وہ تمام قدرتوں کا مالک بھی ہے، وہ تمام طاقتوں اور قدرتوں کا سرچشمہ بھی ہے۔ وہ قدرت رکھتا ہے کہ جس چیز کو پیدا کیا اُس کو فنا بھی کر سکے۔ وہ قدرت رکھتا ہے کہ جس چیز کو چاہے وہ پیدا کر دے۔ وہ زندگی دینے والا بھی ہے اور موت دینے والا بھی ہے۔ مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور زندوں کو مارنے والا ہے۔ اور دعائیں جو مُردوں میں نئی روح پھونک دیتی ہیں ان کے ذریعہ سے ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہے۔ تو تب یہ ایمان ہو گا کہ وہ سب قدرت رکھتا ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو سن کر قبول کرے، اور وہ اُن دعاؤں کو قبول کرتا ہے جسے وہ بہتر سمجھتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 267 مطبوعہ ربوہ)

آپ نے فرمایا کہ: ''اُن دعاؤں کو سن کر قبول کرتا ہے جسے وہ بہتر سمجھتا ہے''۔

پھر دعا کے لوازمات میں سے یہ بھی لازمی امر ہے کہ اس میں رقت ہو۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 397 مطبوعہ ربوہ) جب دعا کی جائے صرف زبانی تھوڑے سے الفاظ دہرا کر نماز سے یا دعاؤں سے فارغ نہ ہو جاؤ، بلکہ ایک رقت ہو، ایک سوز ہو، دل پگھل جائے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں۔ جو اس سوچ کے ساتھ بہہ رہے ہوں کہ خدا تعالیٰ ہی وہ آخری سہارا ہے جو میری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ ایک اضطراب کی کیفیت طاری ہو جائے۔ ایک بے قراری ہو کہ یہ آخری سہارا ہے، اگر یہ ختم ہو گیا تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ تمہاری دعاؤں کی یہ حالت ہونی چاہئے۔

پھر ایک شرط دعا کی قبولیت کی عاجزی ہے۔ یہ عاجزی ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود ایک شعر میں فرماتے ہیں ۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 18)

کہ اپنی عاجزی کی انتہا تک پہنچو گے، اپنے آپ کو کمتر سمجھو گے، اپنے نفس کو ہر قسم کے تکبر سے پاک کرو گے تب ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہونے کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ ورنہ متکبر کا خدا تعالیٰ سے قرب کا کوئی امکان نہیں ہے اور جب خدا تعالیٰ کا وصل اور قرب میسر نہیں تو پھر دعاؤں کی قبولیت بھی نہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 397 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ اصل اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ انسان مسلسل دعا کرتا رہے کہ مجھے دعاؤں کی توفیق بھی ملے۔ یعنی مقبول دعاؤں کی توفیق ملنے کے لئے بھی دعاؤں کی ہی ضرورت ہے۔ پس جب یہ سوچ ہو گی تو پھر دعاؤں سے غفلت اور اُن اعمال سے دوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جن اعمال کے کرنے اور قرب الٰہی کا ذریعہ بننے کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ جل شانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا وزاری سے اس دروازے میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولیٰ کریم اُس کو پاکیزگی اور طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اُس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بیجا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 315 مطبوعہ ربوہ)

پس وہ خوش قسمت ہیں جو بکاہ وزاری سے اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے دنیا کی لغویات سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اُن مقربوں میں سے ہو جاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی عظمت کا غلبہ فرما دیتا ہے۔ اُن کو برائیوں سے دور کر دیتا ہے۔ لیکن اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے بھی پہلے انسان کو ہی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اُسی کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا پڑتا ہے۔ یہی قانون قدرت ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ قانون شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔

پھر دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک اہم حکم جس کا پہلے بھی مختصر ذکر ہو چکا ہے، وہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ہیں۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے، اُس کی دعا قبول نہیں ہوگی کیونکہ وہ ظالم ہے''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 195 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا رحم اُس شخص پر جو امن کی حالت میں اس طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے۔ جو امن کے وقت خدا کو نہیں بھلاتا خدا اُسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا، اور جو امن کے زمانے کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت میں دعائیں کرنے لگتا ہے تو اُس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 539 مطبوعہ ربوہ)

پس فرمایا کہ امن کی حالت میں بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنی چاہئے۔ اُس سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ یہی دعاؤں کی قبولیت کا راز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کہا ہے کہ میری بات مانو تو یہ اُن باتوں میں سے بات ہے کہ ہر حالت میں اُس سے دعائیں مانگتے رہو۔ صرف رمضان کے مہینے میں نہیں، کسی مشکل کے وقت میں نہیں، کسی مصیبت کی گھڑی میں نہیں بلکہ ہر امن اور سلامتی کے وقت میں، عام حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا ضروری ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہوتا''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 21 مطبوعہ ربوہ)

پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ۔ پس وہ میری بات پر لبیک کہیں تو اُن تمام باتوں کی تلاش کرنی ہوگی جن کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، تا کہ اُن کو بجا لا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور ان تمام باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی ہوگی جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور قرآن کریم میں یہ احکام سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو، اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر یک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کا لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جؤا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ‘‘۔

دین العجائز یہی ہے کہ جو احکامات ہیں اُن پر جس حد تک عمل ہو سکتا ہے کرو۔ اُس کے آگے پھر ترقی کرو گے اور آگے پھر اگلی سلوک کی راہیں ہوں گی۔ لیکن بنیاد یہی ہے کہ جو احکامات ہیں اُن پر جس طرح فرض کئے گئے ہیں، عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ فرمایا کہ:

’’قرآن کریم کا جؤا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے‘‘۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد نمبر3 صفحہ548)

اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہم اس نکتے کو بھی سمجھتے ہوئے محسن حقیقی کو راضی کرنے والے بن جائیں۔

رمضان کے ساتھ دعاؤں کی قبولیت، احکامات کی پابندی، ایمان میں مضبوطی اور ہدایت کے حصول کو جوڑ کر اللہ تعالیٰ نے جو ہماری اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ مَیں تو اپنے بندوں کی بہتری اور اُن کو آفات، مصائب اور عذاب سے بچانے کیلئے ہر وقت تیار ہوں لیکن بندوں کو بھی اپنا حق بندگی ادا کرنا ہوگا۔ اپنے آپ کو میرے خالص بندوں کی یا خاص بندوں کی طرف منسوب کر کے تمہیں بھی اُن باتوں کے بجالانے کی کوشش کرنی ہوگی، اُس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے لائے ہیں یا لاتے ہیں۔ تاکہ دنیا میں عبادالرحمٰن کی کثرت نظر آئے، تاکہ ان عبادالرحمٰن کی وجہ سے دنیا پیار، محبت اور امن کا گہوارہ بنے۔ تاکہ اس دنیا میں جنت کے نظارے نظر آئیں۔ پس ہمارا ایمان میں مضبوطی کا دعویٰ، زمانے کے منادی کو سننا اور قبول کرنا، مخلوقِ خدا سے ہمدردی کا اہم فریضہ جو الٰہی جماعتوں کے سپرد کیا جاتا ہے، ہم سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں میں شامل ہوں۔ اُن بندوں میں شامل ہوں جن کی دعائیں خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اُن بندوں میں شامل ہوں جو اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہیں۔ اُن بندوں میں شامل ہوں جو مخلوق کی ہمدردی کی وجہ سے اُسے برائیوں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی بچانے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں۔

پس یہ رمضان ہمیں انہیں باتوں کی ٹریننگ دینے اور ہمیں حقیقی عبد بننے کے معیار حاصل کرنے اور اپنے ایمانوں میں مضبوطی اور جلا پیدا کرنے کے لئے آیا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہوں گے اگر اس سے بھرپور فائدہ اٹھاویں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آج دنیا کو فسادوں سے بچانے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے کسی دنیاوی ساز و سامان کی ضرورت نہیں جیسا کہ مَیں نے کہا اور نہ وہ کام آ سکتا ہے۔ صرف اور صرف ایک ہتھیار کی ضرورت ہے اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ پس اس رمضان میں جہاں اپنے لئے، اپنی نسلوں کے ایمان اور تعلق باللہ کے لئے دعائیں کریں وہاں اس دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بھی دعائیں کریں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’(-) کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ اُن کا خدا دعاؤں کو سننے والا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر2 صفحہ 148 مطبوعہ ربوہ)

لیکن اس بات کا حقیقی ادراک بھی آج صرف احمدیوں کو ہی ہے۔ پس جب ہمارا خدا دعاؤں کا سننے والا ہے تو مایوسی کی کوئی وجہ نہیں اور یقیناً ہم مایوس نہیں اور اس یقین پر قائم ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمام باتیں ضرور پوری ہوں گی جو جماعت کی ترقی سے متعلق حضرت مسیح موعود نے بتائی ہیں۔ انشاء اللہ.......... اور خدا تعالیٰ کے اُن بندوں کی اکثریت ہوگی جو رُشد و ہدایت پانے والے ہوتے ہیں۔ پھر مَیں یاددہانی کرواتا ہوں کہ اس دعا کو کبھی نہ بھولیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اُن بندوں میں شامل رکھے جو اُس کے ہدایت یافتہ اور خالص بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس رمضان کے فیض سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

آج پھر میں نماز جمعہ کے بعد کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرم صوبیدار ریٹائرڈ راجہ محمد مرزا خان صاحب ربوہ کا ہے جن کی 4 اگست کو نوّے سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ یہ فوج میں رہے اور دوسری جنگِ عظیم میں بھی فوج میں تھے۔ پھر پاکستان بننے سے کچھ عرصہ قبل حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر قادیان آ گئے، وہاں رہے اور آپ کی صحبت سے فیض پاتے رہے۔ فرقان بٹالین میں بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی اور 1953ء میں بھی بعض اہم کام انجام دینے کی توفیق ملی۔ تہجد گزار، تلاوت کے پابند، نمازوں کی پابندی اور قناعت شعار، قناعت کرنے والے اور متوکل انسان تھے اور دعوتِ الی اللہ کا بھی آپ میں ایک جوش تھا۔ خلافت سے بڑا تعلق تھا اور ہر پروگرام کو جو خلیفہ وقت کا ہوتا تھا بڑے غور سے دیکھتے، سنتے اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ موصی تھے۔ ان کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے راجہ منیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کے جونیئر سیکشن کے پرنسپل ہیں اور دوسرے راجہ محمد یوسف صاحب جرمنی کے امورِ خارجہ کے سیکرٹری ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ نذیر احمد صاحب دارالرحمت ربوہ کا ہے۔ یہ بھی 7 اگست کو وفات پا گئی تھیں۔ یہ ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھیں جو قادیان سے ہجرت کر کے آئے تھے۔ نیک، خوش اخلاق، خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والی مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور عشق کا تعلق تھا۔ محلّہ کی سطح پر پچاس سال سے زائد لجنہ کی مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی اور اعلیٰ کارکردگی پر سندات بھی حاصل کیں۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ بچوں محلے کے دوسرے بچے بچیوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ ان کے بیٹے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر (مال آمد) ربوہ ہیں۔ اور دوسرے شیخ منیر احمد صاحب جرمنی میں ہیں جو انصاراللہ جرمنی کے دعوتِ الی اللہ کے قائد ہیں اور ایک ان کے داماد بھی مربی سلسلہ ہیں۔ ہمسایوں سے بھی ان کا بڑا اچھا تعلق تھا، خلوص تھا۔ انہوں نے وصیت کی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔

مکرم ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

ڈینگی بخار (Dengue)

چونکہ آج کل مچھروں کے سبب ڈینگی بخار کے کیسز سامنے آرہے ہیں۔ لہٰذا اس کے بارے میں مختصراً بعض معلومات تحریر ہیں۔

س: ڈینگی بخار کے عام نام کیا ہیں؟

ج: اس کو اردو میں ڈینگی بخار یا ہڈی توڑ بخار کہتے ہیں اس کا طبّی نام حمّیٰ دَنج انگریزی نام Dengue یا بریک بون فیور Break-bone fever ہے۔

بقول ویمبر مستشرق وسیاح اس بخار کا انگریزی نام ڈینگی اس کے عربی نام دنج کی ذرا بگڑی ہوئی صورت ہے۔ دنج سے دنجو بنا اور پھر دنجو کا ذرا تلفّظ بگڑ کر ڈنگو بن گیا Dengue۔ عربی لفظ دنج کے معنی ہیں کمزوری۔ چونکہ اس بخار میں بہت کمزوری ہوجاتی ہے۔ اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا۔

جدید عربی میں اس کو ابوالرّکب بھی کہتے ہیں اور چونکہ اس بخار میں جوڑوں اور ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو انگریزی میں بریک بون فیور (ہڈی توڑ بخار) بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس بخار میں جسم پر سرخ سرخ دھبّے نکل آتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگ اس کو لال بخار بھی کہتے ہیں۔

س: اس مرض کی کیفیت کیا ہے؟

ج: یہ ایک قسم کا متعدی ووبائی بخار ہے جس میں جوڑوں اور ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے اور جسم پر سرخ سرخ دھبّے پڑ جاتے ہیں۔

س: اس مرض کے اسباب کیا ہیں؟

ج: سادہ لفظوں میں ملیریا بخار کی طرح اس بخار کا سبب بھی ایک خاص قسم کا چھوٹا سا کِرم یا وائرس ہے جو مریض کے خون میں پایا جاتا ہے اور اس کو پھیلانے والا بھی ایک خاص قسم کا مچھر ہے۔ یہ مچھر جب اس بخار کے مریض کا خون چوستا ہے تو خون کے ساتھ اس بخار کے کرم بھی مچھر کے پیٹ میں چلے جاتے ہیں اور پھر جب وہ مچھر تندرست اشخاص کو کاٹتا ہے تو مچھر کے منہ سے یہ کرم ان اشخاص کے خون میں داخل ہوکر بخار پیدا کردیتے ہیں۔ اگر اس بخار کے مریض کا ذرا سا خون لے کر کسی تندرست شخص کی رگ میں داخل کردیا جائے تو اس شخص کو بھی بخار ہوجاتا ہے۔

س: اس مرض کی علامات کیا ہیں؟

ج: انگلیوں اور ہاتھوں میں درد ہوتا ہے، بخار چڑھتے وقت بعض مریضوں کو لرزہ محسوس ہوتا ہے۔ بعض کو جسم میں سخت درد محسوس ہوتا ہے، بعض کو تکان محسوس ہوتی ہے۔ بچوں میں تشنج ہوتا ہے، بخار چڑھ کر تیز ہوجاتا ہے، خاص علامات اس بخار کی یہ ہیں کہ عضلات و جوڑوں، ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ شروع بخار میں کبھی اول، سر، آنکھوں، گردن اور کمر میں شدت کا درد ہوتا ہے اور کبھی تمام جوڑوں میں جس کے ہمراہ کسی قدر ورم بھی ہوتا ہے۔ درد اکثر ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ مریض بے چین اور نہایت کمزور ہوجاتا ہے تیسرے روز ہاتھ پاؤں اور پھر جسم کے دیگر حصوں پر سرخ سرخ دھبّے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ سرخ ہوتا ہے، آنکھیں سرخ اور ان سے پانی جاری ہوتا ہے، گلے میں درد ہوتا ہے۔ بخار تیز ہوجاتا ہے، حرارت جسم 103 سے 105 درجہ تک ہوتی ہے۔ نبض 120 سے 140 دفعہ فی منٹ چلتی ہے۔ سانس جلد جلد آتا ہے یہ حالت ایک دو روز رہ کر دھبّے مفقود ہوجاتے ہیں اور بخار رفع ہوکر مریض دو چار دن تک بالکل اچھا رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر بخار چڑھ جاتا ہے اور تمام مذکورہ بالا علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔ اسی طرح سے اس بخار کے دو تین دورے ہوکر شفا ہوجاتی ہے۔

س: اس بخار کے عموماً نتائج کیا ہوتے ہیں؟

ج: اس کے عموماً درج ذیل ہوتے ہیں۔

کمر اور جوڑوں کے درد سے بعض مریض کچھ عرصہ ذرا لنگڑا کر چلنے لگتے ہیں۔ کمزوری اور بے خوابی کی عام شکایت ہوتی ہے کبھی پھوڑے پھنسیاں نکل کر نہایت تکلیف کا باعث ہوتے ہیں ایک دفعہ یہ بخار ہوکر پھر عمر میں دوبارہ اکثر نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ اس کے برخلاف قوت مدافعت پیدا ہوجاتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی دوبارہ سہ بارہ بھی ہوجاتا ہے اس بخار کے دوران اور بعد میں اسہال پیچش، ورم جگر، یرقان، ضعف بصارت، حاملہ عورت میں جریان خون اور اسقاط وغیرہ ہوسکتے ہیں۔

ڈینگی بخار کی میں خون کو جمانے والے ذرات یعنی Platelets اور سفید خلیات کم ہوجاتے ہیں۔ ابتداءً ناک، کان، منہ سے اور پھر معدے اور آنتوں سے بھی خون جاری ہوجاتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض دیگر وجوہات کے نتیجہ میں خون کی نالیوں میں خون جم کر پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

س: اس مرض کا انجام کیا ہوتا ہے؟

ج: اگر صرف بخار ہو تو ایک ہفتہ بعد شفا ہوجاتی ہے۔ اگر دیگر عوارض وغیرہ پیدا ہوجائیں یا مریض نہایت کمزور ہوجائے تو البتہ موت کا اندیشہ ہوتا ہے اور بعض اوقات کامل شفا ہفتوں بلکہ مہینوں بعد ہوا کرتی ہے۔

س: اس مرض کی صحیح تشخیص کا کیا طریقہ ہے؟

ج: اس کی صحیح تشخیص مریض کے خون کے ٹیسٹ سے ہوسکتی ہے۔

س: اس کا علاج کیا ہے؟

ج: اگر بخار زیادہ تیز تو سر پر ٹھنڈی پٹیاں کریں۔

س: اس کا ہومیو پیتھک علاج کیا ہے؟

ج: درج ذیل ہومیو پیتھک نسخہ بفضلِ خدا ہر قسم کے بخاروں مثلاً ملیریا بخار، ٹائیفائڈ بخار، انفلوائنزا بخار، ڈینگی بخار ہمارے تجربہ میں حد درجہ مفید و فوری مؤثر و بے ضرر ہے ان گنت مریضوں پر آزما کر مفید پایا ہے۔

اجزائے نسخہ:

آرسینک البم، بیلاڈونا، ایکونائٹ، بپٹشیا، چائنا، چائنا سلف، برائیونیا، پائروجینم، پلساٹیلا، نیٹرم میور، جیلسمیم، رسٹاکس، ٹائیفائیڈینم، اپی کاک، یوپے ٹوریم۔

ترکیب تیاری:

کسی ہومیو پیتھک سٹور سے محلول شکل میں ایک ہی شیشی میں 20 ایم ایل 200 طاقت میں اکٹھا بنوالیں اور خالی ہومیو پیتھک گولیاں 100 گرام خرید کر رکھ لیں اور ان کے اوپر یہ دوا اس قدر چھڑکیں کہ گولیاں کسی قدر تر ہوجائیں (یہ دوا اندازاً 50 سے 100 روپے میں تیار ہوجانی چاہیے)

مقدار خوراک: دو تین گولیاں عام طور پر تین گھنٹہ کے بعد دیں جوں جوں افاقہ ہوتا جائے وقفہ بڑھاتے جائیں۔ حتیٰ کہ روزانہ ایک مرتبہ دیں پھر ہفتہ میں صرف ایک دو مرتبہ دیں۔ بفضلِ خدا یہ نسخہ ان گنت مریضوں پر آزمایا گیا ہے اور بہت فوری اثر پایا ہے۔ قے، متلی، دردیں، گھبراہٹ غرضیکہ بخار کی جملہ علامات میں مفید ہے۔

س: اس کا خصوصی حفاظتی علاج کیا ہے؟

ج: ہفتہ میں دوبار پورے جسم کا سٹیم باتھ (بھاپ کا غسل) لینے سے زہریلے مادے جسم سے جلد کی راہ سے اخراج پذیر ہوتے رہتے ہیں اور ہر قسم کے بخار سے بفضلِ خدا تحفظ رہتا ہے بکثرت پانی پینے سے گردوں کی راہ سے زہریلے مادے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ چھلکا اسپغول یا دیگر ریشہ دار غذاؤں کے استعمال سے انتڑیوں کے راہ سے زہریلے مادے خود بخود خارج ہوتے رہتے ہیں۔ صاف ستھری فضا میں گہری لمبی سانسیں لینے سے پھیپھڑوں سے زہریلے فاسد مادے نکل جاتے ہیں۔ زہریلے مادوں کے اخراج سے جسم کا مدافعانہ نظام طاقت ور ہوجاتا ہے اور ہر قسم کے جراثیموں اور وائرس کے حملوں کو پسپا کرتا رہتا ہے۔

خاص طور پر وباء کے دنوں میں کم خوری کو معمول بنائیں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ کم خوری علاجوں کی ماں ہے۔ جوش و تعفن پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ مذکورہ بالا ہومیو پیتھی نسخہ کبھی کبھار لینے سے ہر قسم کے بخاروں سے بفضلِ خدا تحفظ رہتا ہے۔

س: ملیریا بخار و ڈینگی بخار کا طبّی علاج کیا ہے؟

ج: تیز بخار میں ٹھنڈی پٹیاں کریں یا ٹھنڈے پانی میں چادر بھگو کر مریض کو اوڑھائیں اور پنکھا کریں۔ قے، متلی، گھبراہٹ کی صورت میں لیموں کی سکنجبین یا املی کا پانی نتھار کر چینی ملا کر بار بار پلائیں۔ اس سے گھبراہٹ و بے چینی دور ہوگی اور اجابت کھل کر ہونے سے طبیعت کو سکون ملے گا۔ بخار پرانا ہوجائے تو گلو تازہ کے تین پتے چار چمچ اجوائن دیسی جو پانی میں بھگوئی ہوئی ہو کو گرائینڈ کر کے صبح، شام پلائیں۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب بخار تیز ہو تو موسم خواہ سرما کا ہو یا گرما کا ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے سے بہت سکون ملتا ہے اور خدا کے فضل سے ہر بخار کا ازالہ ہوتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ بخار عام طور پر جان لیوا ثابت نہیں ہوتا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ بخار جہنم کی آگ ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/130 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈیپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

خبریں

کور کمانڈرز کانفرنس

آرمی چیف کی زیر صدارت پاک فوج کے کور کمانڈرز کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں پاک فوج کے کمانڈرز نے حقانی نیٹ ورک سے متعلق آئی ایس آئی پر امریکی الزامات اور امریکی دھمکیوں کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ سرحد پار سے ہونے والے حملوں کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔

سندھ طاس معاہدے کی خلاف ورزی

بھارت نے سندھ طاس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دریائے چناب کا پانی روک لیا جس کی وجہ سے ہیڈ مرالہ کے مقام پر دریائے چناب خشک ہونا شروع ہوگیا۔ ہیڈ مرالہ کے مقام پر پانی کی آمد 20 ہزار کیوسک رہ گئی ہے جبکہ معاہدے کے تحت بھارت روزانہ 50 ہزار کیوسک پانی چھوڑنے کا پابند ہے۔

نیپال میں مسافر طیارہ گر کر تباہ

دارالحکومت کھٹمنڈو سے چند میل دور بسان کناریاں نامی گاؤں کے قریب چھوٹا مسافر طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔ طیارہ غیر ملکی سیاحوں کو ماؤنٹ ایورسٹ اور دیگر چوٹیوں کی سیر کروانے کے بعد واپس کھٹمنڈو جارہا تھا کہ حادثے کا شکار ہوگیا جس میں 9 بھارتیوں سمیت 19 افراد ہلاک ہوگئے۔

انڈونیشیا کے گرجا گھر میں خودکش دھماکہ

وسطی جاوا میں چرچ بیتھل انجیل میں خودکش دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 4 افراد ہلاک اور 20 شدید زخمی ہوگئے۔

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے
☆ ششماہی =/1050 روپے
☆ سہ ماہی =/525 روپے
☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاد دہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 27 ستمبر

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:57
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:01

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
رفیق دماغ
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہیپاٹائٹس سی کا کامیاب علاج
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلرڈ اپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران
حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
0476213944
03156705199
یادگار چوک ربوہ

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Study In
Canada, Australia, New Zealand, UK & USA
Students may attend our IELTS classes with 30% discount
Education Concern®
67-C, Faisal Town
Lahore
042-35177124/03028411770
Www.educationconcern.com/ info@educationconcern.com
EC "Education Concern"
پاکستان کے ہر شہر کے students رابطہ کر سکتے ہیں۔

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

Wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Al
Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

FR-10

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ